تقریظ

از

مؤرخ اسلام

مولانا قاضی اطہر مبارکپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً!

تاریخ کے قدیم دور سے زمین کے کچھ ایسے مخصوص حصے رہے ہیں جن کی مذہبی اور روحانی مرکزیت ہمیشہ کسی نہ کسی طرح مسلّم اور ان میں مختلف مذاہب کے لئے ہر دور میں کشش باقی رہتی ہے، اس کی عالمی مثال" ارض مقدسہ" ہے جو دنیا کے تین عظیم مذاہب کا مرکز ہے، اسی طرح ہر ملک میں ایسے مقامات پائے جاتے ہیں، ہمارے ملک میں اجودھیا بھی ایک ایسا ہی مذہبی اور روحانی مرکز ہے، اور یہاں بھی تاریخ کا یہ تسلسل یوں باقی رہا ہے کہ ہندو سادھوؤں، سنتوں اور سنیاسوں کی طرح مسلمان علمار، صوفیہ اور مشائخ کو بھی یہاں کے مرکز ثقل نے اپنی طرف کھینچا ہے، اور دونوں طبقہ نے اپنے اپنے مذہب و مشرب کے حدود میں رہ کر اس سے یوں وابستگی رکھی کہ مندروں اور دیولوں کی قطاروں میں مسجدوں اور خانقاہوں نے اس کی مذہبی اور روحانی حیثیت کو استحکام بخشا، یہی نہیں بلکہ کفرستان اجودھیا کے ایمانی چراغوں نے دہلی تک کے محراب و منبر کو دینی و علمی روشنی بخشی اور یہاں کے علمار و مشائخ کے فیوض و برکات ہندوستان میں عام ہوئے، ماضی قریب تک اجودھیا کے مندروں کے گھنٹے اور مسجدوں کی اذانیں، سادھوؤں سنتوں کے منتر اور صوفیار و مشائخ کے ذکر و اذکار ہندوؤں اور مسلمانوں کو مسحور کر رہے تھے، یہاں کی سرزمین میں خاص طور سے مختلف طرق و سلاسل کے صوفیہ اور مشائخ کے لئے ایسی روحانی کشش تھی کہ بہت سے حضرات نے اس کو اپنا مسکن بنایا اور وہ یہیں کی خاک

میں دفن ہوئے، جن کے آثار و علائم آج بھی یہاں مسجدوں اور مزاروں کی شکل میں بکھرے ہوئے ہیں۔

یوں تو یہاں کے علماء ومشائخ مساجد و مقابر اور دیگر آثار کے بارے میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں، مگر ایک ایسی جامع اور مستند کتاب کی ضرورت اب بھی شدت سے محسوس کی جارہی تھی جس میں ان بزرگوں اور آثار کے حالات علمی اور تحقیقی انداز میں لکھے گئے ہوں، خصوصاً موجودہ وقت میں جبکہ بابری مسجد اور رام جنم بھومی کے قضیہ نامرضیہ کی وجہ سے حقائق کے چہرے پر تعصب، فرقہ واریت اور سیاست کے سیاہ پردے ڈال دیئے گئے ہیں، ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی، چنانچہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب قاسمی نے اس سلسلہ میں چند تحقیقی مضامین ومقالات شائع کئے تو ملک کے بعض مؤقر مصنفین نے ان سے استفادہ کیا اور اپنی تصنیف میں ان سے مدد لی۔

اور اب اس سلسلہ میں مولانا موصوف کی علمی و تحقیقی کاوش کے بعد "اجودھیا کے اسلامی آثار" کے نام سے ایک مستقل کتاب ہمارے سامنے آرہی ہے جس میں اجودھیا کے علماء ومشائخ، مساجد اور مقابر کے بارے میں نہایت مستند ومعتبر معلومات درج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام سے مسلمانوں کو کس قدر علمی و دینی اور روحانی وابستگی رہی ہے، اس سے پہلے مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی کی کتاب "تذکرہ علمائے اعظم گڈھ" مقام محمود، اسلام میں امارت کا تصور، وغیرہ کی مقبولیت وشہرت نے ان کے علم وقلم کا تعارف علمی حلقوں میں کرادیا ہے، امید رکھنی چاہیئے کہ ان کی یہ کتاب بھی خواص وعوام میں مقبول ہوگی، اور سیاست کی اندھیری راہوں میں صحیح منزل کی طرف رہبری کرے گی۔

قاضی اطہر مبارکپوری

دارالعلوم دیوبند

۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ ۹ نومبر ۱۹۹۰ء